ملفوظاتِ امیرُالملّت

اعلیٰ حضرت امیرِ ملّت قبلۂ عالم الحاج حافظ

پیر سیّد جماعت علی شاہ صاحب

محدّث علی پوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

ناشر

خاکپائے اولیاء اللہ

محمد احمد خان نقشبندی مجددی جماعتی

21- سی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

سال اشاعت ____ مارچ ۲۰۰۵ء

تعداد ____ ۱۰۰۰

ہدیہ ____ ۳۰ روپے

ملنے کا پتہ:

۱۔ الحاج محمد احمد خان

۲۱ سی ماڈل ٹاؤن لاہور

فون: ۵۸۶۰۱۶۸
۵۸۵۵۷۴۱

۲۔ راجہ ہارڈ ویئر سٹور

پیر کالونی والٹن روڈ لاہور

فون: ۶۶۵۰۷۸۱

۳۔ فیاض اختر، سجاد اختر قصور شوز

شاہ عالم مارکیٹ لاہور

فون: ۷۶۶۷۳۱۳

فہرست مضامین

ملفوظاتِ امیر الملت

(۴) کلمہ شریف کے ۲۴ حروف ہیں مگر کسی پر نقطہ نہیں بارہ حروف جزو اول لا الٰہ الا اللہ میں بارہ حروف جزو دوم محمد رسول اللہ ہیں ۔ ایمان میں دونوں جزو برابر ہیں ۔ بلکہ جزو دوم رسالت پہلے اور جزو اوّل توحید پیچھے جب تک جزو دوم پر ایمان نہ لائے اس وقت تک جزو اول کا قائل مسلمان نہیں ہو سکتا بلکہ اس کا توحید پر بھی ایمان نہیں ہو سکتا ۔ من یطع الرسول فقد اطاع اللہ (ترجمہ جو شخص رسول کی اطاعت کرے تو بے شک اس نے اللہ کی توحید کی اطاعت کی ۔

(۵) قرآن شریف حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے لب مبارک کے وسیلے سے ہم تک پہنچا جو لوگ وسیلہ کا انکار کرتے ہیں ۔ کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ قرآن شریف اللہ تعالےٰ اپنی زبان مبارک سے ہم کو پڑھ کر سنایا ۔

(۶) موحد ہونا تعریف کی بات نہیں مومن ہونا تعریف ہے قرآن شریف میں ۶۶۶۶ آیات شریفہ ہیں کسی میں یا ایہا الموحدین نہیں فرمایا (اے توحید والو) بلکہ فرمایا ہے ۔ یا ایہا الذین آمنوا آمنوا باللہ ورسولہ (ترجمہ) اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ)

(۷) ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی اللہ بتایا ہے اس کا راستہ دکھایا ہے ۔ ؎ مست کیا جانے کہ کعبہ کہاں دیر کہاں ۔ عمر ساری تیری بستی پہ گذری ساقی

(۸) صرف محمد رسول اللہ پڑھ لیا تو شرع کی رو سے مومن بن گیا اس میں توحید بھی آگئی اور رسالت بھی آگئی ہماری نجات قیامت کے دن عملوں پر نہیں ایمان پر اعتقاد پر ہے سب سے پہلے اعتقاد پوچھا جائے گا پھر عملوں کی نسبت سوال کیا جائے گا ۔

(۹) جو دنیا میں مومن ہے وہ موحد بھی ہے مگر ہر ایک موحد مومن نہیں بن سکتا ۔

(۱۰) کلمہ شریف کے دو جزو ہیں پرندے کے دو پر کی طرح ۔ پرندے کا ایک

پر ٹوٹ جائے تو وہ ایک پر سے بالشت بھر بھی نہیں اڑ سکتا جب تک اس کے دونوں پر صحیح سلامت نہ ہوں ایسا ہی ہمارا کلمہ شریف بارگاہ الٰہی میں نہیں پہنچ سکتا جب تک اس کے دونوں پر یعنی دونوں جزو توحید و رسالت صحیح و سالم نہ ہوں ۔ محمد رسول اللہ اس کے بھی دو جزو ہیں ایک جزو محمد دوسرا رسول اللہ آپ کا اسم شریف محمد اور رسول اللہ نعت یا وصف ہے ۔ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا (ترجمہ اور اللہ کی گواہی کافی ہے محمد اللہ کے رسول ہیں) محمد رسول اللہ مسلمانوں نے آج تک لفظ محمد کے معنے نہیں سمجھے اگر سمجھ لیتے تو کوئی آج تک گمراہ نہ ہوتا لفظ محمد کے معنے حمد کیا گیا ، سراہا گیا ، تعریف کیا گیا ۔

اس نام کے وضع کرنے میں صدہا حکمتیں ہوں گی ایک حکمت جو میری سمجھ میں آئی ہے وہ میں بیان کر دیتا ہوں وہ یہ کہ آریہ برہمو سماج یا نصاریٰ یا یہودی یا کوئی اور آپ کی مذمت اہانت بے ادبی کرنا چاہے تو جب آپ کا نام پاک اس کی زبان پر آئے تو نام پاک آتے ہی اس نام پاک کی تعریف ہو جائے گی ۔ پیچھے اہانت کرتا رہے جو اہانت بے ادبی تعریف کے بعد کی جائے وہ کس کام کی ۔

(۱۲) دوسرا عربی میں دو لفظ ہیں شکر ۔ حمد ۔ شکر کا لفظ انسان کے لئے بھی بولا جاتا ہے اور رب کے لئے بھی ۔ دیکھو قرآن شریف میں ۔ ان اشکر لی ولوالدیک (میرا شکر کرو اور اپنے ماں باپ کا بھی) حمد کا لفظ سوائے خدائے تعالےٰ کی ذات پاک کے ، بندے کے لئے نہیں بولا جاتا ۔ حمد کا لفظ خدائے تعالےٰ کی ذات پاک کا خاصہ ہے ۔ دیکھو قرآن شریف الحمد للہ وہی حمد کا لفظ صاحب نے اپنے محبوب کے نام میں داخل کر دیا جو معنے الحمد للہ کے ہیں وہی لفظ محمد کے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم اب آگے خود سمجھ لو حضرت امجد اسی کو ایک رباعی میں یوں ظاہر فرماتے ہیں ؎

ت کس سوچ میں ہیں جناب اجر کیجیے۔ الحمد میں کیوں ہے فکر بے حد کیجیے
جب قابلِ حمد ہے اس کی اک ذات ۔ اللہ کر پھر نہ کیوں محمد کیجیے

آپ کا وصف یا نعت رسول اللہ ہے جو لوگ نعت شریف پڑھنے سے انکار کرتے ہیں وہ رسول اللہ کا لفظ کیوں پڑھتے ہیں وہ اتنا ہی پڑھ لیا کریں لا الٰہ الا اللہ محمد مگر صرف یہ پڑھنے والا مومن نہیں بن سکتا جب تک رسول اللہ کا لفظ نہ پڑھ لے اور رسول اللہ کا لفظ نعت ہے سارا قرآن شریف نعت ہے۔ محمد مصطفےٰ اے کیف ممدوح الٰہی ہیں۔ بشر کیا کوئی بھی ان کا ثنا خواں ہو نہیں سکتا ۔ وصف خلق کہ قرآن است ۔ خلق را وصف او چہ امکان است ۔

ت لفظ محمد حمد سے اسم مفعول ہے یعنی مضاعفت سے مبالغہ کے لیے اور احمد بھی حمد سے افعل علی المفعول ہے اسم محمد سے حمد کی کثرت و کمیت اور اسم احمد سے حمد کی صفت اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا شعر ہے

وشق لہٗ من اسمہٖ لیجلہٗ ۔ فذو العرش محمود و ھذا محمدٌ ! ؎ خدا نے ان کی عظمت ظاہر کرنے کے لیے ان کا نام اپنے نام سے مشتق کیا دیکھو رب العرش تو محمود ہے اور حضرت محمد ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حمد سے خاص مناسبت ہے ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نام محمد و احمد ہے اور حضور کے مقام شفاعت کا نام محمود ہے۔ امت محمدیہ کا نام حمادون ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لوا مبارک کا نام لوا حمد ہے حدیث پاک میں ہے کہ زمین پر میرا نام محمد اور آسمان پر احمد ہے توریت میں اسم مبارک محمد اور انجیل میں اسم گرامی احمد ہے۔ والحمد للہ علی ذٰلک حمداً کثیراً۔ غلام رسول عفرلہ گجراتی ۔

---

(۱۲) سارا دارومدار اسلام کا اسی مسئلہ توحید و رسالت مآب پر ہے سب سے پہلے قیامت کے دن ایمان کی نسبت ہی سوال ہوگا جب اس میں کامیاب ہو جائیگا

تو باقی کی نسبت بھی سوال کیا جائے گا جب اس میں ناکامیاب ہو گیا تو حکم ہو گا کہ جاؤ اس کو جہنم میں دوسرے امور کی نسبت پوچھا ہی نہ جائے گا اس لحاظ سے مومن کا یہ فرض ہے کہ پہلے توحید و رسالت پر اس کا ایمان پکا ہو کیونکہ جس مکان کی بنیاد ہی ٹھیک نہ ہو اس پر عمارت کیسے ٹھہر سکتی ہے توحید اور رسالت بجائے سنگِ بنیاد کے ہیں اور باقی نماز روزہ وغیرہ عمارت ہیں پس جس مکان کی بنیاد ٹھیک ہوگی اس پر عمارت بھی اچھی ٹھہرے گی چنانچہ سب سے پہلے ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اپنے ایمان کو قائم کرلے کیونکہ قیامت کے دن سب سے پہلے ایمان کے متعلق سوال کیا جائے گا ۔ ہر ایک مومن کا یہ فرض ہے کہ اس کا اس بات پر اعتقاد ہو کہ میرا مالک ۔ خالق ۔ رب رازق ایک ہے ورنہ مومن نہیں رب کے معنے پالنے والا رزاق کے معنے رزق دینے والا رب نے جو رزق مقرر کیا ہے کوئی شخص ہزار محنت کرے ہزار کوشش کرے بیش از قسمت بیش از وقت ایک دانہ بھی نہیں ملتا ۔ خدائے تعالےٰ کلمہ شریف کا پڑھنا ہم سب کو آخر وقت میں نصیب فرمائے ۔ آمین ۔